© rasailojaraid.com

تصوّف و سُلوک

مرتب۔ جناب محمد عبدالرشید صاحب خلف الرشید خواجہ محمد نور بخش صاحب
پُھلت شریف ضلع مظفر گڑھ

ملفُوظات مشائخ کرام

دُنیا آخرت کی کھیتی ہے

حضرت خواجہ مولانا و مرشدنا محمد نقشبند ثانی نقشبندی قدس سرہ نے فرمایا:۔

مخدوما! اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ (دنیا آخرت کی کھیتی ہے) جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ جو دو گے وہی لو گے۔ پس آج ہر شخص پر واجب اور لازم ہے کہ کل جو پیش آنے والا ہے اس کی فکر کرے۔ اگر استعداد کی زمین میں اچھا بیج بویا ہے تو اچھے پھل کی امید رکھنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ اسے بڑھائے گا اور اگر نکما بیج بویا ہے تو اس کی تلافی اور تدارک کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر آیت ۱۸)

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیئے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔

ہائے افسوس! یہ بہت بڑے دکھ کا دن ہے۔ اولین و آخرین اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں جن و انسان، چرندے و پرندے اس کے ہول سے اضطراب میں ہیں جب وہ دن پیش آئے گا تو وہ وقت رد اور قبول کا ہوگا۔

فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ (الشوریٰ آیت ۷)

ترجمہ۔ (اس روز) ایک جماعت جنّت میں اور ایک جماعت جہنم میں ہوگی۔

اس آیت میں یہ اشارہ ہے کہ تم فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑیں (اعمال صالحہ بجا لائیں اور گناہوں سے بچیں)

فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ ط اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ o (الذٰریٰت۔ آیت۔ ۵۰)

ترجمہ:۔ پھر اللہ کی طرف دوڑو۔ بیشک میں تمہارے لئے اللہ کی طرف کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

افسوس ہے غافل مند جوانوں پر اور ہوشمند بوڑھوں پر۔ وہ ہوش کے کانوں سے غفلت دور نہیں کرتے۔ اور بصیرت کی آنکھوں سے غفلت کے پردے نہیں ہٹاتے اور جس جگہ اس بے نشان کا نشان پاتے ہیں۔ اپنے آپ کو اس جگہ کا فدائی اور یار نہیں بناتے o

دلبرے دربرے و ما فارغ　　در قدح جرعۂ و ما ہوشیار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیں سپس دست ما و دامن دوست زیں سپس گوش ما و حلقۂ یار

یعنی دلبر تو بغل میں ہے اور ہم فرصت میں ہیں۔ پیالے میں صرف ایک گھونٹ باقی ہے اور ہم ہوشیار ہیں۔ اس کے بعد ہمارا ہاتھ ہوگا اور دوست کا دامن ہوگا اسی طرح ہمارا کان ہوگا اور دوست کا حلقہ (بندہ) ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رحمت اور فضل کے ذریعے بہت وسیع ہیں۔ مگر ہم غافل ہیں انہیں بروئے کار نہیں لاتے۔ زندگی کا پیالہ لبریز ہو چکا ہے۔ مگر ہم دنیا کے لئے ہوشیار ہیں۔ اور آخرت سے غافل ہیں ہم سمجھے بیٹھے ہیں کہ دوست کے دامن (شریعت) کو پکڑا ہوا ہے اور شریعت کے غلام اور پیرو ہیں)

کہتے ہیں کہ ایک بڑھیا نے دار القضا (جج کی عدالت) میں یہ شکایت کی کہ میرے خاوند نے دوسری عورت کے ساتھ نکاح کر لیا ہے۔ قاضی (جج) نے جواب دیا کہ شریعت میں اس کی ممانعت نہیں ہے۔ اس بڑھیا نے قاضی کو کہا کہ بیشک یہ بات درست ہے کہ شریعت میں اس بات کی ممانعت نہیں ہے۔ لیکن اگر میں حیا کا پردہ اپنے چہرہ سے ہٹاتی اور اس مجمع میں اپنے حسین اور زیبا چہرہ کو دکھاتی، تو لوگ انصاف کرتے کہ مجھے کس قدر خوبصورتی اور حسن عطا ہوا ہے۔ لہذا میرے خاوند کے لئے ٹھیک نہ تھا کہ وہ میرے سوا دوسری عورت سے نکاح کرتا۔

وہاں ایک اللہ والا اہلِ دل بھی موجود تھا اس نے ایک نعرہ لگایا اور بے ہوش ہو گیا جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے بے ہوش ہونے کی حقیقت بتائی اور کہا کہ اس ضعیفہ نے ایک رنگین نکتہ ظاہر کیا ہے۔ میرے دماغ میں آواز پہنچائی گئی کہ اگر عظمت کا حجاب اور جبروت کا نقاب" وجہ کریم جل شانہ" سے اٹھایا جاتا اور ذات مقدس لوگوں پر عیاں ہو جاتی، تو اہلِ جہان دیکھتے اور انصاف کرتے کہ جو ایسا مولا نے ذوالجلال رکھتے ہیں انہیں کب روا ہے اس کے سوا آرام اور قرار کریں۔ (از مکتوبات ۱۷۔ حصہ اول)

۲۔ استغفر اللہ۔ عمر برباد ہو گئی۔ اور کوئی عمل بھی اس درگاہ کے شایانِ شان نہیں کیا۔ ہمیشہ خجالت در پیش ہے۔ دائمی شرمندگی سے ہاتھ ملتا ہوں۔ موت مقرر وقت پر آنے والی ہے۔ مگر ہم عیش و عشرت میں لگے ہوئے ہیں۔ اور قبر کی تنگی اور تاریکی فراموش کر رکھی ہے۔ آخر کب تک خرگوش کی طرح نیند کی غفلت میں پڑے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود ہمیشہ اپنی طرف بلاتا ہے۔ مگر ہم اس سے دور بھاگنے والے ہیں اور باغی ہیں۔ یہ فرار کب تک رہے گا؟ آخر اس جہان میں نیک اعمال ہی یار و مونس ہوں گے۔ اور برے اعمال اس جگہ (قبر میں) سانپ اور بچھو بن ڈسنے والے ہوں گے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سچا ہے کہ:

القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النيران

ترجمہ: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوگی۔

مگر ہم اس حقیقت کے باوجود باطل ہوا و ہوس میں مشغول ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوزخ کی آگ پر تحمل کرنا سخت مشکل اور دشوار ہے وہ گوشت و پوست کو ایندھن کی طرح جلائے گی اور اس سے بھاگ کر چھٹکارا پانا ناممکن ہوگا۔ اس تصور سے کس طرح بدن میں جان موجود ہے۔ اور "ما و من" تکبر اور بڑے پن کا دعویٰ کیسے ہے۔

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط (آل عمران آیت ۱۸۵)

ترجمہ:۔ پھر جو کوئی دوزخ سے دور رکھا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا۔

اے عقلمندو! عبرت پکڑو۔ استغفار کرو۔ اور سحر کے وقت رویا کرو۔ اور ہمیشہ رات دن اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت میں لگے رہو۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ط (المائدہ آیت ۹۹)

ترجمہ:۔ رسول کے ذمہ سوائے پہنچانے کے اور کچھ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بندو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں (از مکتوب ۱۱۰۔ حصہ اول)

۳۔ اپنا وقت اذکار و اوراد اور مراقبات سے معمور رکھیں۔ سحر کے وقت گریہ و استغفار کو غنیمت جانیں۔ دنیا کو آخرت کا وسیلہ بنائیں۔ بلکہ ذکر سے "مذکور" (اللہ تعالیٰ) کی طرف جائیں۔ مجاز سے حقیقت بنیں اور لفظ سے معنی کی طرف دوڑیں .... وہ نصیحت جو دوستوں کو کرنی اچھی لگتی ہے وہ یہ ہے کہ ساری توجہ آخرت کے کام کی طرف لگائیں اور اللہ تعالیٰ کے غیر کو نہ پہچانیں۔ قبر اور قیامت کے عذاب سے ڈرتے اور کانپتے رہیں۔ ہمیشہ وظائف، طاعات اور پنج وقت کی نماز باجماعت کے پابند رہیں۔ اور اپنا قیمتی وقت ذکر و مراقبہ میں خصوصاً سحر کے وقت معمور و منور رکھیں اس وقت گریہ، توبہ اور استغفار لازم جانیں۔ دنیاوی زندگی بہت تھوڑی ہے۔ اور ہمیشہ کا عذاب و ثواب اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ آج کام کا وقت ہے۔ کل قیامت کے دن جبار کے ساتھ کام ہے۔ دوزخ کی آگ کمال جوش و خروش میں ہے۔ اور وہ عاصیوں کے لئے طبق اور سر پوش ہوگی۔ ذکر الٰہی میں اس حد تک مشغول رہیں کہ دل ماسوا کے خیالات سے بالکل صاف ہو جائے۔ اور وہ انوار قدس سے محقق ہو جائے۔ اور اس میں فانی اور مستہلک ہو جائے ع

ایں کار دولت است کنوں تا کرا رسد

(یہ قیمتی کام ہے دیکھیں کس سے کسے ملتا ہے)

ہمارے حضرت قدس سرہ العزیز نے لکھا ہے یہ حالت اس رستے میں پہلا قدم ہے اس کے بعد قرب کے مدارج کا شمار ہوتا ہے۔ (از مکتوب ۲۲۔ حصہ دوم)

۴۔ اس جگہ آخرت کے لئے محنت اور بے آرامی اور عبادت مطلوب ہے جس شخص نے اس جہان میں محنت و طاعت کو اپنا شعار بنایا۔ اس نے راحت و جاودانی پالی۔ جس نے غفلت اور فراغت سے کام لیا۔ اس نے اپنے آپ کو گوناگوں عذابوں میں ڈالا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(از مکتوب ۴ حصہ دوم)

۵۔ بیں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ اپنے پُر وبال حال کے متعلق کیا عرض کیا جائے ؎

عمر گراں مایہ دریں صرف شد   تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا

(ساری قیمتی عمر ان باتوں میں صرف ہو گئی کہ گرمیوں میں کیا کھاؤں اور سردیوں میں کیا پہنوں گا)

آدمی دنیاوی معشیت اور اس کے منافع حاصل کرنے کے لئے اور اس کے ضرر اور نقصان سے بچنے کے لئے اس قدر کوشش کرتا ہے کہ رات دن اس کا فکر بڑھتا رہتا ہے۔ اور اس دنیا کے چھوٹے سے سفر کے لئے بہت سے بیہودہ فکروں میں پڑ جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ وہ آخرت کے ثواب اور قبر و قیامت کے سفر کو اس دنیاوی سفر سے کم جانتا ہے کیونکہ اس کے فکر سے غافل ہے اور اس کے لئے کوشش کرنے میں کاہل ہے۔ حالاں کہ جیسے وہ سمجھے بیٹھا ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ آخرت کا ثواب اعلیٰ اور اولیٰ ہے اور عذاب بہت سخت اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔

کیا وہ ایمان کے ساتھ اس جہان کی حقیقت نہیں جانتا؟ اللہ تعالیٰ ایسی حالت سے اپنی پناہ میں رکھے۔

کیا وہ وحیِ قطعی کے ذریعہ اس بلا سے نجات پانے کی امید رکھتا ہے۔ اور اس لئے وہ فارغ البال ہو گیا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں۔ گناہ گاروں کو عذاب دامن گیر ہوگا۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ وَّ تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۗ (الطور آیت ۷۔ ۱۰)

ترجمہ: بیشک آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا۔ اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں ہے۔ جس دن آسمان تھرتھرا کر لرزنے لگے گا اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے۔ (از مکتوب ۴۹ حصہ دوم)

عبداللہ ملک
مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

© rasailojaraid.com